ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

حضرت محمد نوشہ گنج بخشؒ جہان تصوف کے روشن آفتاب ایک تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر عامر اقبال

ڈاکٹر مظہر اقبال (کلیار

ڈاکٹر نائلہ عبدالکریم

۱۔وفاقی جامعہ اردو، اسلام آباد

۲۔لاہور، پنجاب پاکستان

۳۔لیکچرار، قراقرم انٹر نیشنل یونیورسٹی، گلگت

Abstract

This article is a research on Sufism, the Aulia Allah are the persons that lead the humanity after prophets by living a symbolic life in front of people. These persons' contribution lead to spread of Islam in sub-continent. This study aims to investigate the literary contribution of Hazrat Nosha Gunj in Urdu, Hindi, Persian and Punjabi poetry. This poet has written poetry book Gunj ul Israr in Punjabi language which discussed the religious and tasavwuf. Another writing in urdu poetry "Intekhab e Gunj sharif" discussed the basic Islamic faiths. This book has versatile with the use of vocabulary of Hindi, Sanskrit and basha languages as well. Hazrat Nosha Gunj writing and discussion in these writing shows their love with people, Islamic faith and progress of urdu language in their time. His writing shows the versatility and progressiveness in Urdu language.

Keywords: Sufism, Gunj ul Israr, Intekhab e Gunj Sharif, Versatility and Progressiveness in Urdu language.

کلیدی الفاظ: تصوف، گنج الاسرار، انتخاب گنج شریف، اردو زبان میں استعداد اور ترقی۔

اولیائے کرام کے تذکرے اور حالات وواقعات مخلوق خدا کی نجات کے لیے رہبر وراہنما ہیں ان برگزیدہ ہستیوں نے سب سے پہلے اپنی زندگیوں کو اسوۂ حسنہ ﷺ کے مطابق ڈھالا اور پھر مخلوق خدا کے سامنے خود کو بطور نمونہ پیش کیا۔ خدا کے ان مخلص بندوں کی ساری زندگی اسلامی تعلیمات کی سچی اور حقیقی تصویر تھی۔ تاریخ کے اوراق کی اگر ورق گردانی کی جائے تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ برصغیر پاک وہند میں دین اسلام کی اشاعت اولیائے کرام کی کاوشوں سے ہی ممکن ہوئی۔ ان برگزیدہ ہستیوں کی فہرست میں شامل ایک نام بانی سلسلہ نوشاہیہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ اس ضمن میں صاحبزادہ تنویر حسین نوشاہی رقمطراز ہیں:

> "برصغیر پاک وہند میں دین متین کی ترویج واشاعت کے زریعے رشد وہدایت اور علم وفن کے چراغ روشن کرنے میں پنجاب کے جن اولیائے عظام نے اہم کردار ادا کیا ان میں قطب الاقطاب، امام العارفین بانی سلسلہ نوشاہیہ حضرت حاجی محمد قادری معروف بہ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نام اسم گرامی کسی بھی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ جہان تصوف کے روشن آفتاب تسلیم کیے جاتے ہیں۔ صدیوں سے جاری آپ کے فیضان وکرم سے مستفیض ہونے والے نظر ومستی کے حامل نوشاہی درویش پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جو آج بھی دلوں میں اور ذہنوں کی کایا پلٹنے میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں"۔ (1)

حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سولہویں صدی کی پانچویں دہائی میں منڈی بہاؤالدین کی تحصیل پھالیہ کے گاؤں موضع گھوگھانوالی میں حاجی علاؤالدین کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم تحصیل پھالیہ کے موضع جاگو تارڑاں میں واقع درس حافظ قائم الدین سے حاصل کی۔ اس ضمن میں شفیق الرحمن نوشاہی اپنی کتاب نقوش ظفر میں رقمطراز ہیں:

> "آپ کی ولادت باسعادت بروز سوموار یکم رمضان المبارک ۹۵۹ء ۲۱ اگست ۱۵۵۲ء بعہد اسلام شاہ ولد شیر شاہ سوری موضع گھوگانوالی میں ہوئی۔
> آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حاجی علاؤالدین حسین غازی تھا۔ جنہوں نے سات مرتبہ پیادہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور ۹۹۰ھ میں اس

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ حاجی نوشہ گنج بخشؒ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی جیونی صاحبہ حضرت شیخ عبداللہ مفتی ہیلاں کی صاحبزادی تھیں۔

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے والدین کریمین کے مزارات گھوگانوالی تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں مراجع خلائق ہیں"۔ (2)

ابتدائی تعلیم اور قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے فقہ، نحو، حدیث، فلسفہ، منطق، ادب کلام معانی تفسیر و دیگر فنون میں بھی مہارت حاصل کی تھی۔ اس بارے میں سید شفیق الرحمن نوشاہی لکھتے ہیں۔

> " حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ کو بہت سے علوم وفنون پر دسترس حاصل تھی۔ مثلاً علوم قرآن، علم کتب سماویہ، علم حدیث، علم فقہ، علم تصوف، علم توحید، علم دعوت اسماء، علم عملیات، علم الاخلاق، علم نجوم، علم عروض، علم موسیقی، علم طب، علم ادوایہ اور علم بزاۃ وغیرہ جبکہ فنون میں نیر نجیات، فن تجارت، فن روشنائی، فن کتابت، فن زر نگاری، فن پہلوانی، فن شہسواری، فن حرب، فن شمشیر زنی اور فن تیر اندازی میں آپ کو دستر حاصل تھی" (3)

حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر تبلیغ اسلام میں مصروف رہے۔ آپ کی روحانی توجیہات اور عملی اقدامات سے لاکھوں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ دینی و تبلیغی خدمات کے ساتھ ساتھ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ادبی خدمات میں بھی اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ آپ فارسی، ہندی، اردو اور پنجابی کے مایہ ناز شاعر ہیں۔ لیکن آپ کے علمی و ادبی کارناموں کا ذکر بہت کم کیا گیا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جہاں آپ کا مزار واقع ہے وہاں مزار اور اس سے ملحق آبادی بارہا سیلاب کی لپیٹ میں آتے رہے اور مخطوطات کی صورت میں محفوظ ہونے والا علمی و ادبی خزانہ سیلاب کی نظر ہو کر ضائع ہو تا چلا گیا۔ لیکن اس کے باجود آپ کے علمی و روحانی سرمائے کی گواہی ان عارفانہ اشعار، مقولوں اور ضرب الامثال سے ملتی رہی جو سلسلہ نوشاہیہ سے وابستہ درویشوں کے سینہ بہ سینہ چلے آرہے ہیں۔ ان میں مثنوی گنج الاسرار کا ذکر خاص طور پر کیا جاتا ہے۔ مثنوی گنج الاسرار قدیم ترین مثنوی ہے۔ قدامت اور زبان و بیان کے حوالے سے بھی یہ مثنوی بہت سے خوبیوں کی حامل ہے۔ "مثنوی گنج الاسرار" کے حوالے سے ڈاکٹر تبسم کاشمیری اپنی کتاب "اردو ادب کی تاریخ" میں رقمطراز ہیں:

> "عہد مغلیہ کے مشہور صوفی بزرگ حضرت نوشہ گنج بخشؒ م ۱۶۵۴ء کے نام سے نوشاہی سلسلے کے ایک صوفی شرافت نوشاہی نے مثنوی "گنج الا سرار" شائع کی تو اس سے اردو ادب کی دنیا میں ایک خوش گوار حیرت پیدا ہوئی اور اسے اردو ادب کی گم گشتہ کڑیوں میں سے ایک اہم کڑی کی دریافت قرار دیا گیا۔ "گنج الاسرار" کی اشاعت سے خاصا حوصلہ افزا ردعمل ظاہر ہوا جس سے متاثر ہو کر شرافت نوشاہی نے ۱۹۷۵ء میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا شعری مجموعہ "انتخاب گنج شریف" شائع کیا اس کتاب کی اشاعت سے موصوف کو پنجاب میں اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر قرار دیا گیا"۔(4)

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کو زبان و بیان پر عبور اور تصوف کی جملہ باریکیوں سے بھی شناسا تھے۔ جن کی بناء پر مثنوی گنج الاسرار ایک شاہکار کا روپ دھار گئی۔ آپ نے مثنوی گنج الاسرار میں مذہبی مسائل بیان کرنے کے علاوہ قادری سلسلے کے صوفیاء کی ریاضت کو بھی نظمایا جو آج بھی نوشاہی درویشوں میں مروج ہے۔ اشعار ملاحظہ کیجیے:

"لیکن سمجھ نہ گور بن آوے
ستگور باجھ یہ سوجھ نہ پاوے
آکھے پیر جو دل پر رکھ
خوب طرح یہ انبرت چکھ
جو تجھ کو فرماوے پیر
اس پر چلیں تو ہو فقیر "(5)

حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے مثنوی گنج الاسرار میں جہاں ذکر اور فکر کا طریقہ نظم کی صورت میں بیان کیا ہے وہاں سالک کے لیے حقیقت کی راہوں کی بھی نشاندہی کی ہے۔ مثنوی کا اندازِ بیان بڑا دلکش اور دلنشین ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے یہ مثنوی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی اور سالکان راہ حقیقت کو صراط مستقیم دکھانے کے لیے لکھی۔ مثنوی گنج الاسرار میں حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید اور اسمائے ربانی کی برکت اور اہمیت کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کلام خدا کی دارو کھاناں
جس جاناں برحق کرماناں
جو اذکار افکار فعال

جو اوراد وظائف اعمال
جو حروف کلمات عظام
جو آیات اسماء کرام
جو آویں بندیوں کے کام
دین دنی میں ہوویں تمام
سب قرآن مجید میں آئے
حق تعالیٰ نے آپ فرمائے"(6)

مثنوی گنج الاسرار میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے اس حقیقت کا بھی نہایت واضح الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ عام انسان میں اس قدر حوصلہ نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام اور اسمائے ربانی کی حقیت کو پوری طرح جان سکے۔ کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات بے حد و بے حساب اور قیود و حدود سے مبراء ہے۔ اس طرح اس کے کلام پاک کے مفاہیم اور اس کے اسماء کے مطالب انسانی ادراک سے بلند و بالا ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عقل انسانی مادہ پرستی اور ظاہر کی آنکھوں سے دکھائی دینے والی چیزوں پر یقین رکھتی ہے۔ لہذا حقیقت ازلی کے ادراک کی براہ راست متحمل نہیں ہو سکتی۔ مثنوی گنج الاسرار میں طریقت کے اصولوں کے علاوہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ فنی اعتبار سے بھی کمالات کے جوہر دکھائے ہیں۔ بعض مقامات پر انہوں نے خوبصورت مقامی تشبیہات کا بھی استعمال کیا ہے۔ شعر ملاحظہ کیجیے۔

"جیوں کر پیر کرے تلقین
لاگ رہے جیوں جل میں مین" (7)

دراوڑی زبان میں مچھلی کو مین کہا جاتا ہے۔ پانی اور مچھلی کی اس قدر خوبصورت مثال حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر شعراء میں کہیں نظر نہیں آتی۔ اس طرح مثنوی گنج الاسرار میں صنعتِ تجنیس کی بھی ایک عمدہ مثال ملاحظہ کیجیے۔

"سر جاوے پر سر نہ جاوے
تو یہ سر سِرکوں پاوے" (8)

مثنوی گنج الاسرار کے اس شعر میں مناسب اور موزوں قوافی کے استعمال کے علاوہ روانی اور تسلسل بھی پایا جاتا ہے۔ الفاظ کا صوتی آہنگ مثنوی کے اشعار میں ترنم اور موسیقی کی ایک فضا پیدا کرتا ہے۔ بعض ناقدین کی جانب سے مثنوی گنج الاسرار کی زبان کو ہندی قرار دیا گیا تھا حالانکہ یہ ہندی نہیں بلکہ مثنوی کی زبان اس دور کی اردو زبان کا بہترین نمونہ تھی جسے قدیم زمانے میں ہندوی کا نام دیا جاتا تھا۔ اس ضمن میں پروفیسر شجاع الدین مثنوی گنج الاسرار کی زبان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"سرزمین پاکستان و ہند پر اسلام کا نیر درخشاں طلوع ہوا تو مسلمان حاکموں، تاجروں، سیاحوں، عالموں درویشوں اور مقامی باشندوں میں تبادلہ و خیالات کے لیے ایک مشترکہ زبان کی ضرورت پیش آئی۔ یہ زبان جو ہندو پاکستان اور ترکی، عربی، فارسی وغیرہ بیرونی زبانوں کے امتزج سے عالم میں وجود میں آئی اور دور اسلامیہ میں پروان چڑھی جو اردو کے نام سے موسوم ہوئی۔ صوفیائے کرام نے اردو کی نشو و نما میں نمایاں حصہ لیا اور اسے اپنی تبلیغی مساعی کا ذریعہ بنایا۔ پنجاب کے مشائخ میں حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مشترکہ زبان میں اظہار خیال فرمایا۔ مثنوی گنج الاسرار اسی زبان میں ہے۔ اس کا مطالعہ جہاں ہمیں حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے صوفیانہ خیالات سے آگاہ کرتا ہے وہاں ہمیں اس دور کی اردو بھی متعارف کراتا ہے۔ اس کی عبارت میں ہندی الفاظ، اصطلاحات کی کثرت ہے اور یہ اصطلاحات وہی ہیں جو اس زمانہ کے ہندو مذہبی رہنماؤں جن میں سکھ گورو بھی شامل ہیں کے ہاں بھی مستعمل تھیں۔ عوام میں پرچار کے لیے ان کا استعمال ناگزیر تھا"۔ (9)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

مثنوی گنج الاسرار میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے صرف ہندی الفاظ اور اصطلاحات ہی استعمال نہیں کیں بلکہ انہوں نے عربی، فارسی الفاظ اور اصطلاحات بھی بطریق احسن استعمال کی ہیں۔ مثنوی گنج الاسرار کا کمال یہ بھی ہے کہ اس میں اس قدر ادق اور مشکل اصطلاحات کو اشعار کی کڑی میں نہایت خوبصورتی سے پرویا گیا ہے کہ فنی اعتبار سے بھی کسی شعر میں جھول دکھائی نہیں دیتا۔ اگرچہ قاری ان الفاظ کے معانی اور مفاہیم نہیں سمجھتا لیکن پڑھتے ہوئے ایک عجیب قسم کا سرور ضرور محسوس کرتا ہے۔ مثنوی گنج الاسرار جہاں تصوف کی دنیا کا بہترین خزانہ ہے وہاں یہ کہنا بھی بے جانہ ہو گا کہ جس دور میں یہ مثنوی لکھی گئی اس دور میں شمالی ہندوستان میں اردو ادب کا وجود ابھی ہیولا تھا۔ اس لئے مثنوی گنج الاسرار لسانی و تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ مثنوی گنج الاسرار کے علاوہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف انتخاب گنج شریف بھی ہے جو اردو کلام کا مجموعہ ہے۔ پنجاب میں اردو شاعری کے تاریخی مطالعے میں انتخاب گنج شریف کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ پنجاب کے مقامی شعراء میں شاید حضرت نوشہ گنج بخشؒ سب سے قدیم صاحب دیوان شاعر ہیں۔ انتجاب گنج شریف اردو کلام پر مشتمل مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ کلام کو بیسویں صدی کی آٹھویں دہائی میں شرافت نوشاہی کی جانب سے مرتب کیا گیا۔ انتخاب گنج شریف موضوعات کے اعتبار سے پنجابی کلام سے قطعاً جدا نہیں ہے بقول صاحبزادہ تنویر حسین نوشاہی "یہ حضرت نوشہؒ کے اردو کلام کا مجموعہ ہے جسے ۱۹۷۵ء میں شرافت نوشاہی (مرحوم) نے پہلی بار مرتب کیا اور دارالمور خین لاہور نے اسے زیور طباعت سے آراستہ کیا۔ اس مجموعہ میں تقریباً دوہزار چار سو اشعار شامل ہیں۔ گنج شریف کا مآخذ بھی وہی قلمی بیاض ہے جس میں نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پنجابی کلام موجود ہے "۔(10) پنجابی کلام کی طرح انتخاب گنج شریف کے موضوعات بھی کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، جہاد فی سبیل اللہ، حلال، حرام، سخاوت، نصیحت وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے کلام انتخاب گنج شریف میں جو بات انفرادیت کی حامل ہے وہ یہ ہے کہ اردو کلام میں ہندی، سنسکرت، بھاشا اور قدیم پراکرتوں کے الفاظ کا استعمال بھی بخوبی ملتا ہے۔ علاوہ ازیں اصناف شعر کے اعتبار سے بھی قدرے وسعت و جدت نظر آتی ہے۔ انتخاب گنج شریف کی تاریخی ولسانی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں:

"گنج شریف کو تین خصائص کی وجہ سے اہمیت حاصل ہے۔ اول تصوف کی کتاب کی حیثیت سے۔ دوم اردو تصنیف کی قدامت کے لحاظ سے اور سوم پنجاب میں اردو کے لحاظ سے۔ پروفیسر شیرانی اپنی کتاب پنجاب میں اردو شاعری دکن کے بعد اور دلی کے معاصرانہ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ شیخ عثمان حضرت مجدد سرہندی (م ۱۰۳۴) کے پیر بھائی تھے۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ ان کے معاصر تھے۔ پروفیسر شیرانی نے ان کی ایک غزل درج کی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ قدیم نمونے زیادہ تر ریختہ کی شکل میں ہیں۔ جن میں فارسی زیادہ ہے اور اردو کم۔ ان میں تخلص کم ملتا ہے اور اوزان کچھ ہندی کے ہیں اور کچھ فارسی کے۔ گنج شریف کے مل جانے سے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اردو شاعری پنجاب میں دکن کے بعد نہیں شروع ہوئی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ شروع ہوئی۔ بلکہ یوں سمجھیے کہ اس سے بھی پہلے۔ کیونکہ گنج میں محمد قلی قطب شاہ کے کلام کے مقابلے میں زیادہ پختہ اور ترقی یافتہ زبان کے نمونے موجود ہیں۔ اردو کلام کے اوزان پچیس ہیں فارسی، ہندی اور پنجابی کی بحریں استعمال ہوئی ہیں۔ اس میں شاعر نے جابجا تخلص کا استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ گنج شریف نے پروفیسر شیرانی کی تحقیق کے معیار سے بھی قدیم ترین سرمایہ اردو کی نشاندہی کی ہے اردو کا اولین گھر یہی خطہ پنجاب تھا اور اب گنج شریف نے اس حقیقت کی ایسی توثیق کر دی ہے کہ جس کی تردید نہیں ہو سکتی"۔

(11)

انتخاب گنج شریف میں تصوف کے مختلف موضوعات پر نہایت خوبصورت اشعار موجود ہیں۔ جن سے قاری پر بے اختیار وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اشعار ملاحظہ کیجیے۔

"ایک حق رسول بحق مکھ سوں کیا اقرار
من مانا رب رسول سوں تو پایا دیدار
اقرا باللسان ہے درویشی کا کال
تصدیق بالقلب ہے درویشی کا حال
اسلام اقرار زبان کا دل کا صدق ایمان
حال صدق اقرار قال نوشہ کرے بیان" (12)

انتخاب گنج شریف میں جو بات انفرادیت کی حامل ہے وہ یہ ہے کہ اردو کلام میں ہندی، سنسکرت، بھاشا اور قدیم پراکرتوں کے الفاظ کا بہت زیادہ استعمال ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اصناف شعر کے اعتبار سے بھی قدرے وسعت و جدت نظر آتی ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے مثنوی گنج الاسرار اور انتخاب گنج شریف کے علاوہ جہاد بہار (فارسی ملفوظات) گنج شریف (پنجابی کلام)، مواعظ نوشہ پیرؒ (پنجابی نثر) (مطبوعہ)، ذخائر الجوہر (فارسی ملفوظات) ملفوظات نوشاہیہ (فارسی ملفوظات)، اسرار و معارف (فارسی ملفوظات)، لطائف الاشارات (فارسی ملفوظات) اور معارف تصوف (فارسی نظم) (غیر مطبوعہ) جیسے فن پارے بھی تخلیق کیے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

حوالہ جات

۱۔ عصمت اللہ زاہد، ڈاکٹر، حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (احوال و آثار) مترجم، صاحبزادہ تنویر حسین نوشاہی، مقصود پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص ۱۳

۲۔ سید شفیق الرحمن نوشاہی، نقوش ظفر، بیت الحکمت نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۲۰۱۷ء، ص ۴۴

۳۔ سید شفیق الرحمن نوشاہی، نقوش ظفر، بیت الحکمت نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۲۰۱۷ء، ص ۴۴

۴۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، اردو ادب کی تاریخ، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۹ء، ص ۴۲، ۴۱

۵۔ شرافت نوشاہی، مرتب، گنج الاسرار (قلمی) کتب خانہ شرافت نوشاہی، ساہنپال شریف، ۱۹۶۴ء، ص ۴۰

۶۔ شرافت نوشاہی، مرتب، گنج الاسرار (قلمی) کتب خانہ شرافت نوشاہی، ساہنپال شریف، ۱۹۶۴ء، ص ۴۰

۷۔ شرافت نوشاہی، مرتب، گنج الاسرار (قلمی) کتب خانہ شرافت نوشاہی، ساہنپال شریف، ۱۹۶۴ء، ص ۴۰

۸۔ شرافت نوشاہی، مرتب، گنج الاسرار (قلمی) کتب خانہ شرافت نوشاہی، ساہنپال شریف، ۱۹۶۴ء، ص ۴۰

۹۔ شجاع الدین، پروفیسر، دیباچہ، گنج الاسرار، مرتب، شرافت نوشاہی (قلمی) کتب خانہ شرافت نوشاہی، ساہنپال شریف، ۱۹۶۴ء، ص ۶

۱۰۔ عصمت اللہ زاہد، ڈاکٹر، حضرت نوشہ گنج بخشؒ (احوال و آثار)، مترجم، صاحبزادہ تنویر حسین نوشاہی، مقصود پبلشرز لاہور، 2009ء، ص ۲۸۲

۱۱۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، دیباچہ، انتخاب گنج شریف، مرتب، شرافت نوشاہی، دار لمور خین، لاہور، ۱۹۷۵ء، ص ۳۳

۱۲۔ شرافت نوشاہی، مرتب، انتخاب گنج شریف، دار الور خین، لاہور، ۱۹۷۵ء، ص ۲۶۲